گذشتہ سے پیوستہ

تحریک جہاد اور اکابرین بریلویت

تحریر: مولانا عبدالعظیم انصاری، قصور

سنی افغانوں کی عہد شکنی

وقائع احمدی، منظورۃ السعداء، مخزن احمدی اور وصایائے وزیری کے حوالے سے مولانا غلام رسول مہر نے سیرت سید احمد شہیدؒ کے دوسرے حصے میں پوری تفصیل کے ساتھ ان افغان سرداروں کی غداری، عہد شکنی اور منافقت کا ذکر کیا ہے جو ان سنی حضرات سے سرزد ہوتی رہیں جن کے درد میں گردیزی صاحب تلملا رہے ہیں۔

یار محمد خاں، پائندہ خاں، خادے خاں اور سلطان محمد خاں وغیرہ اس علاقے کے رئیس اور سردار تھے۔ ان لوگوں نے پہلے سید صاحب سے ہر طرح کا تعاون کرنے کا وعدہ کیا، ان کی بیعت کی اور آپ کی جماعت میں شامل ہوئے۔ لیکن کچھ عرصے بعد وعدہ شکنی کی، بیعت توڑی اور مجاہدین کی مخالفت میں سرگرم ہو گئے سید صاحب نے بار بار انہیں سمجھایا۔ لیکن ان جاہ طلب اور مفاد پرست غداروں پر کچھ اثر نہ ہوا بلکہ انہوں نے بے گناہ مجاہدین کو قتل کیا۔ سکھوں سے مل کر انہیں سرحد سے نکالنے کے منصوبے بنائے، سید صاحب کو زہر دیا اور انہیں قتل کرنے کی کوشش کی۔

زہر خورانی کا واقعہ

سنی افغان سرداروں میں یار محمد خاں وہ غدار تھا جس نے سید صاحب اور جماعت مجاہدین کے خلاف سازش کی اور سکھوں سے ساز باز کر کے معرکہ شیدو میں سکھوں کے مقابلے میں مسلمانوں کی ہزیمت کا باعث بنا اور جیتی ہوئی بازی ہارنی پڑی سید صاحب کی بیعت امامت کے بعد سکھوں کے ساتھ مجاہدین کی یہ پہلی جنگ تھی۔ جس میں سردار یار محمد خاں اور اس کے بھائی سلطان محمد خاں اور پیر محمد خاں شامل تھے، ان سب نے سید صاحب کے ہاتھ پر بیعت جہاد کی تھی لیکن ان کے دل میں کھوٹ تھا۔ "شیدو" اکوڑہ سے جانب جنوب چار میل پر واقع ایک گاؤں ہے۔ سکھ اور مسلمان جب آمنے سامنے صف آراء ہو گئے تو یار محمد خاں نے سید احمد شہید کو دھوکا سے ختم کرنا چاہا اس دوران دونوں وقت کا کھانا سید صاحب کے لئے یار محمد خاں کے ہاں سے آتا تھا۔ جس روز اگلے دن سکھوں پر حملہ کرنے کا فیصلہ ہوا۔ یار محمد خاں نے رات کے کھانے میں زہر ملا دیا۔ جس کے کھانے کے بعد سید صاحب بیہوش ہو گئے اور انہیں غشی پر غشی آنے لگی۔ متعدد بار قے ہوئی ساری رات طبیعت

خراب رہی۔ اگلی صبح کچھ طبیعت سنبھلی تو مولانا اسمٰعیل شہید اور دیگر ساتھیوں کے روکنے کے باوجود آپ ہاتھی پر سوار ہو کر میدان جنگ میں شریک جہاد ہوئے۔ قریب تھا کہ مسلمانوں کی زبردست یورش سے سکھ شکست کھا کر پسپا ہو جائیں لیکن یار محمد خاں اور اس کے دونوں بھائیوں نے ایک منصوبہ کے تحت اپنے لشکر کو میدان جنگ سے نکال کر راہ فرار اختیار کی جس کا بہت برا اثر ہوا۔ اور اکثر اہل سرحد بھی ان کی دیکھا دیکھی بھاگ کھڑے ہوئے۔ میدان میں صرف مجاہدین رہ گئے جن کی سکھوں کے مقابلے میں نہایت قلیل تعداد تھی اس کے باوجود زبردست مقابلہ ہوا۔ بہت سے مجاہدین شہید ہوئے۔ اس طرح یار محمد خاں کی اس غداری کی وجہ سے جیتی ہوئی جنگ شکست میں تبدیل ہو گئی۔

یہ تھے وہ سنی مسلمان جن کی بے جا حمایت میں گردیزی صاحب اتنا واویلا کر رہے ہیں۔ جو مسلمانوں کے خلاف سکھوں سے پینگیں بڑھاتے رہے ان سے امداد طلب کرتے رہے۔ ان کی دوستی کی خاطر سید صاحب کو زہر دے کر ختم کرنے کی مذموم کوشش میں مصروف رہے۔

رنجیت سنگھ کے روزنامچے میں جو بعد میں "عمدۃ التواریخ" کے نام سے طبع ہوا۔ سید صاحب کو زہر دینے اور یار محمد خاں کی خفیہ ساز باز کی ناقابل تردید شہادت موجود ہے۔ اس میں لکھا ہے۔

> اٹک پار کے لوگوں کا بیان ہے کہ جب جنگ کی آگ بھڑکی تو یار محمد خاں نے رنجیت سنگھ کے ساتھ ربط و اتحاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے سید صاحب کو زہر دے دیا اور خود بھاگ نکلنے کی ٹھان لی' اس کا لشکر بھی ساتھ ہی فرار ہو گیا۔

عمدۃ التواریخ دفتر دوم صفحہ ۳۴۱

یہ وہ افغان سردار تھے جن کی ہر آڑے وقت میں سید صاحب نے اپنے لشکریوں کے ساتھ مدد کی۔ پشاور شہر فتح کر کے پھر سلطان محمد خاں کو دے دیا۔ خادے خاں' یار محمد اور دیگر سرداروں کو ان کی بار بار عہد شکنی کے باوجود معاف کر دیا۔ لیکن ان "سنی" سرداروں اور حنفی مسلمانوں نے جن کی ترجمانی گردیزی صاحب کر رہے ہیں۔ سید صاحب کو یہ صلہ دیا کہ ان کے کھانے میں زہر ملا کر انہیں ہلاک کرنے کی کوشش کی اور درپردہ سکھوں کے ساتھ ساز باز کر کے مسلمانوں کی کامیابی کو شکست سے بدل دیا۔ مگر گردیزی صاحب ان کے اس کارنامے پر اپنی کتاب میں بڑے فخر کے ساتھ یہ عنوان قائم کرتے ہیں "سکھ مسلم اتحاد" اور لکھتے ہیں کہ (پائندہ خاں کو جب سید صاحب کے مقابلے میں شکست ہوئی تو وہ اپنے قدیم دشمن سکھ سے اتحاد کرنے پر مجبور ہوا)

سید امداد علی لکھتے ہیں کہ سردار پائندہ خاں نے سکھ سردار ہری سنگھ کو اس مضمون کا خط لکھا

"خلیفہ سید احمد نے میرا ملک چھین لیا ہے آپ میری کمک کے لئے فوج روانہ کریں میں ہمیشہ آپ کا وفادار رہوں گا"

ایک سید، مسلمان اور مسلمانوں کے خیر خواہ راہنما کی وفاداری ترک کر کے ایک کافر، ظالم اور بے گناہ مسلمانوں کے قاتل سے اپنی وفاداری کا اظہار کرنے والے کے متعلق گردیزی صاحب اظہار ہمدردی فرما رہے ہیں جن کے بھروسے اور جن کی دعوت پر سید صاحب سرحد پہنچے وہی ان کے درپے آزار ہوئے۔

باغباں نے آگ دی جب آشیانے کو مرے جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے

ان سرداروں پر سید صاحب کے سمجھانے بجھانے کا کوئی اثر نہ ہوا۔ بلکہ آپ سے مقابلہ کرنے پر اتر آئے اور لڑائی میں مارے گئے۔

ان غدار سرداروں میں سے ایک کا واقعہ یہاں نقل کیا جاتا ہے تاکہ حقیقت حال معلوم ہو سکے کہ وہ کس طرح اپنے معمولی مفاد کی خاطر سرکشی پر اتر آئے تھے۔

"مانیر" درہ پنجتار کے قریب ایک بستی ہے وہاں مقامی باشندوں میں کشمکش رہتی تھی جیسے کہ اہل سرحد کی عادت تھی۔ یہاں دو فریقوں میں کسی بات پر تنازعہ ہوا۔ ایک فریق نے جو خادے خاں کے رشتہ دار تھے دوسرے فریق کو بستی سے جبراً" نکال دیا اور ان کی زمینوں پر ناجائز قبضہ کر لیا۔ یہ معاملہ سید صاحب کے سامنے پیش ہوا۔ آپ نے بیانات سن کر بے دخل کئے جانے والوں کو بے گناہ پایا اس لئے ان کے واپس آنے اور ان کی زمینیں ان کے حوالے کرنے کا فیصلہ صادر فرمایا۔ چونکہ قابضین خادے خاں کے عزیز تھے اس لئے اس نے یہ حکم تسلیم نہ کیا۔

وہ اسے افغانی روایات کے خلاف سمجھتا تھا اس لئے زمین دینے سے انکاری ہوا۔ سید صاحب نے بہت سمجھایا۔ آخر علماء سے فتویٰ دریافت کیا مقامی علماء اور جماعت کے مفتیوں نے خادے خاں کے خلاف فتویٰ دیا اس لئے سید صاحب نے مظلوموں کی حمایت کی خاطر اپنے عسکریوں کی مدد سے زمین چھین کر حقداروں کو دے دی۔ اس واقعہ سے خادے خاں آپ سے بگڑ گیا۔ اس کے بعد اس نے آپ کی مکمل مخالفت شروع کر دی سکھوں سے ساز باز کی انہیں اپنی امداد کے لئے بلایا اور سکھوں کے ساتھ مل کر انگریز جنرل ڈانتورا کی سرکردگی میں سید صاحب پر حملہ کر دیا اور ہنڈ کے مقام پر غازیوں سے شدید جھڑپ میں مارا گیا۔ یہی کچھ یار محمد خاں اور پائندہ خاں وغیرہ کے ساتھ ہوا۔

گردیزی صاحب حقائق کو چھپا کر غلط بیانیوں سے کام لیتے ہوئے ان ظالموں کو بے گناہ اور سنی مسلمان قرار دیتے ہیں جو کافر سکھوں کے ساتھ مل کر سید صاحب کے مقابلے میں آئے یہ تلخ حقائق تاریخ سے کیسے محو کئے جا سکتے ہیں۔

رکھیو غالب مجھے اس تلخ نوائی سے معاف آج کچھ درد میرے دل میں سوا ہوتا ہے

اگر ان سرداروں سے ایک ایک کی غداری سید صاحب کے خلاف ان کی سرگرمیاں اور مجاہدین کے

ساتھ بغض و عناد کے واقعات بیان کئے جائیں تو ایک طویل دفتر درکار ہے۔

مولانا محمد علی قصوری کے ساتھ ان کی رہائی کے موقع پر پشاور میں صوبہ سرحد کے چیف کمشنر سرجارج روس کیپل کی جو گفتگو ہوئی وہ قابل غور ہے۔ انگریز افسر مولانا سے کہتا ہے کہ (مسکرا کر)

"مولانا' اس خیال کو دل سے نکال دیجئے۔ انگریزی حکومت ایسی دور اندیش اور عقل مند ہے اور مسلمان من حیث القوم اس قدر بے وقوف اور آسانی سے خریدے جا سکتے ہیں کہ کبھی بھی ان کے رہنماؤں کو خریدنے میں دقت پیش نہیں آئی۔

..... ہم نے علماء و مشائخ کی مدد سے محمد بن عبدالوہاب نجدی کی تحریک کو فنا کیا۔ ہندوستان میں سید احمد بریلوی اور شاہ اسمٰعیل شہید کی تحریک کو ملیا میٹ کیا۔ ترکی ا ور ایران میں سید جمال الدین افغانی اور مدحت پاشا کی تحریک کو کچل دیا یہ سب کام آپ کے اپنے علماء' و مشائخ نے کیا۔

گردیزی صاحب خدارا ذرا سینے پر ہاتھ رکھ کر بتائیں کہ یہ علماء و مشائخ کون تھے جنہیں انگریزوں نے خریدا اور ان سے کفر کے فتوے حاصل کر کے ان تحریکوں کو ملیا میٹ کرنے کے لئے استعمال کیا۔

ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

لیکن حقیقت پردہ اخفا میں کیسے رہ سکتی ہے۔ تاریخ کے صفحات آج بھی گواہی دیتے ہیں کہ ان تمام تحریکوں کے خلاف انگریز نے سنی علماء و مشائخ کو خریدا اور انہیں اپنے مقصد کے حصول کے لئے استعمال کیا اس کے علاوہ سب سے پہلے ہندوستان میں انگریزوں کے حق میں فتوے دینے والے اور ہندوستان کو دارالاسلام قرار دینے والے کون تھے۔

یہ سب آپ ہی کے قبیلے کے سنی بزرگ تھے۔ اور آخر میں مولوی احمد رضا خاں بریلوی نے تو اس میدان میں انتہا کر دی۔ انہوں نے انگریز کی حمایت میں فتوے دیئے۔ ہندوستان کو "دارالاسلام" ثابت کرنے کے لئے کئی کتابیں شائع کیں تاکہ انگریز خوش ہو اور ایک سنی عالم کا قصہ مولانا محمد علی قصوری (مشاہدات صفحہ ۹۰) پر درج کرتے ہیں' پڑھئے

"انگریز اس جماعت سے اس قدر خائف تھا کہ جب وہ سیاسی ہتھیاروں سے ان پر قابو نہ پا سکا تو اس نے وہابیت کا ڈھونگ کھڑا کیا اور اس جماعت کو وہابی کہہ کر بدنام کرنا شروع کر دیا تاکہ لوگوں کو اس جماعت کے ساتھ لگاؤ نہ رہے۔ چنانچہ "بریلی" کے ایک مولوی (غالباً" ان کا نام غلام رسول تھا) کو ۵۰۰ روپیہ ماہوار پر ملازم رکھا اور انہیں اختیار تھا کہ جتنے مولوی چاہیں ملازم رکھ لیں چنانچہ ان سرکاری تنخواہ دار مولویوں کا ایک پورا گروہ ملک کے گوشے گوشے میں پھیل گیا اور مسجدوں میں پبلک جلسوں میں انہوں نے حضرت شاہ

اسمٰعیل شہید کی تکفیر اور ان کی وہابیت کی تشہیر کرنی شروع کر دی۔ ان کے خلاف جھوٹے الزام تراشے گئے"

یہ تھے وہ "سنی" علماء جو انگریز کے ہاتھوں چند ٹکوں کے عوض بک جاتے تھے۔ انہی سے انگریزوں نے سید احمد شہید' شاہ اسمٰعیل شہید اور جماعت مجاہدین پر کفر کے فتوے لگوائے اور انہیں وہابی کہہ کہہ کر بدنام کیا تاکہ جہاد کو ناکام بنایا جا سکے۔

مولانا غلام رسول مہر فرماتے ہیں۔

انگریزوں کی چالیں

"انگریزوں نے سید صاحب کے کارناموں کو غلط بیانیوں کے گرد و غبار میں چھپانے کے لئے عجیب ہتھکنڈے اختیار کئے۔ ایک طرف سید صاحب کے ساتھ محبت و ارادت کے دعوے داروں (مرزا حیرت وغیرہ) سے پروپیگنڈا کرایا کہ سید صاحب انگریزوں کے دوست اور محب تھے اس طرح اس پاک نفس وجود کی آبرو مٹائی

پھر دوسرے لوگوں کو ابھار کر وہ سید صاحب کی "تحریک اصلاح عقائد و اعمال" کو بے سروپا مطاعن کا ہدف بنائیں۔ اس طرح اس شہید سعید کے کارنامہ حیات کو ہر پہلو سے ملیا میٹ کر دینے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی"

اگر تاریخی حقائق کا بنظر غائر مطالعہ کیا جائے تو ظاہر ہوتا ہے کہ اس تحریک کو بدنام کرنے اور ملیا میٹ کرنے کی کوشش میں مصروف یہی نام نہاد "سینوں" کا گروہ رہا ہے جس کو تاریخ و زمانہ کی طرفہ طرازیوں نے جنم دیا' جنہیں انگریز نے سستے داموں خریدا۔ اور اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لئے استعمال کیا۔ حقائق تحریک بالا کوٹ کے مصنف بھی اسی سلسلے کی ایک نا مسعود کڑی ہیں جو اپنے اسلاف کے اسوہ پر عمل پیرا ہیں۔

یہ کتنی الم انگیز اور درد ناک حقیقت ہے کہ ایک طرف سکھ اور انگریز تھے جن کی کوشش تھی کہ اپنے سیاسی مقاصد کے پیش نظر اس ربانی جماعت کے اصلی اور حقیقی کارنامے منظر عام پر نہ آسکیں اور ان کے گرد و پیش غلط بیانیوں اور بے سرو پا کہانیوں کے دبیز پردے اس طرح تان دیں کہ کسی شخص پر ان کی حقیقت منکشف نہ ہو سکے اور نہ کوئی اس سے متاثر ہو۔

دوسری طرف مقامی سردار اور خوانین تھے جن کی ذاتی خود غرضیاں اور مفاد پرستیاں ان پاک نہاد مجاہدین کو بدنام اور رسوا کرنے میں مصروف کار ہیں۔

ادھر مدعیان شریعت و طریقت کا مقدس گروہ تھا جو "سنی" ہونے کا دعوے دار تھا وہ ایک خاص

نقطہ نگاہ سے مذہب کا لبادہ زیب تن کر کے بضاعت قلیلہ اور دراہم معدودہ کی خاطر دشمن کے ہاتھوں شکار ہوا اور اس مقدس جماعت اور پاک باز گروہ پر مسلسل عقاب و غضب کی بجلیاں گراتا رہا۔ ان کے طرز عمل اور طریقہ واردات میں اغیار کی مکاریوں اور عیاریوں کے شواہد صاف نظر آتے ہیں۔ کہ ان لوگوں نے انگریز کی چالبازیوں کا شکار ہو کر کس طرح اس خالص اسلامی تحریک کو تہ و بالا کرنے کے لئے اپنا زور قلم صرف کیا۔ اس جماعت کے خلاف کفر کے فتوے لکھے اور انہیں وسیع پیانے پر سارے ملک میں پھیلایا اور اس کے عوض اپنے انگریز آقا اور ولی نعمت سے دام کھرے کئے۔ آج اپنے مذموم ہتھکنڈوں پر پردہ ڈالنے کے لئے اپنے روایتی کردار کے باعث پھر اپنے سیاہ کارناموں پر عمل پیرا ہیں۔ اور اسی تحریک کو بدنام کرنے کے لئے وہی پرانے حربے استعمال کر رہے ہیں۔ جن پر ان کے سنی اسلاف مصروف عمل رہے۔

جن مجاہدین کے پاک خون سے بالاکوٹ کی پہاڑیاں لالہ زار ہوئیں جن مشیروں کے نعرہ اللہ اکبر سے صحرا و جبل گونجتے رہے جن کی رجز خوانیوں اور صدائے طبل جنگ سے کفار پر لرزہ طاری ہو جاتا' جن کے دن میدان جنگ میں دشمنوں سے برسرپیکار گزرتے اور راتیں خدا کی یاد میں مصلّی پر بسر ہوتیں یہ پاک نفوس ان کے نزدیک اسلام سے خارج کافر' فاسق اور بدکردار تھے۔

(جاری ہے)

بقیہ تصریحات

قرآن نے مہاجرین و انصار کی اصطلاحوں کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا "رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ" چنانچہ ان شخصیات کے خلاف زبان طعن دراز کرنا' ان کی شان میں گستاخی کرنا اور انہیں اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کی خلاف ورزی کرنے والا قرار دینا قرآنی آیات کا انکار اور صریح کفر نہیں تو اور کیا ہے؟

ان لوگوں کو مسلمان کہنے کا مطلب یہ ہے کہ خلفائے راشدین اور مہاجرین و انصار معاذ اللہ کفار و مرتدین تھے اور یہ کہ قرآن مجید کی آیات میں۔ عیاذاً" باللہ۔ کذب بیان کی گئی ہے۔

ہمارا یہ استدلال کسی کی دل آزاری کے لئے نہیں بلکہ اصحاب عقل و فہم کو دعوت فکر دینے کے لئے ہے۔ وہ اتحاد امت کے نام پر قرآن مجید کی تعلیمات کا استہزاء نہ کریں اور صحابہ کرام کی شان میں گستاخی کا ارتکاب کر کے یا اسے برداشت کر کے قہر خداوندی کو اپنے اوپر واجب نہ کریں۔ اسلام عقائد میں مداہنت کو نہ پسند کرتا ہے نہ برداشت۔ اس کا واضح اعلان ہے

"قل یا ایہا الکافرون ---- لکم دینکم ولی دین"

وما علینا الا البلاغ المبین